# اللہ سبحانہ وتعالیٰ

# کی قدرتِ کاملہ

**مؤلفین**

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

**ناشر**

**امّاں جی ایجوکیشنل سوسائٹی** (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

# اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

## ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

# اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ
# فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ
# وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ
# فَاِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

## ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتِ کاملہ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اللہ جل شانہٗ زبردست قدرت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اور وہ اکیلا اس کائنات کے نظام کو اپنی قدرت سے چلا رہا ہے، اُس پاک ربّ کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا..... اللہ پاک نے حضرت حوا علیہا الصلوٰۃ والسلام کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پسلی سے پیدا فرمایا..... اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا..... اللہ پاک نے حضرت

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آگ کو گلزار بنادیا..... اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصا کو اژدہا بنادیا اور اُن کے عصا کو پانی پر مارنے سے اُن کے بارہ قبیلوں کے لئے بارہ راستے بنادیئے..... بنی اسرائیل کو بغیر محنت و مشقت کئے چالیس سال تک من وسلویٰ کھلایا..... اللہ جل شانہٗ زبردست قدرت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآن حکیم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا مظہر ہے، ذیل میں برکت کے لئے چند آیاتِ قرآنی تحریر کی جاتی ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ اُمت مسلمہ کو اپنی ذاتِ عالی کا سچا تعلق نصیب فرمائے۔

اللہ جل جلالہٗ کا پاک ارشاد ہے:

**تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ز**

**وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝**

ترجمہ: وہ (اللہ جل جلالہٗ) بڑا عالی شان ہے جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(آلِ عمران:۲۶)

## ترجمہ

(اے محبوب ﷺ) کہہ دیجئے اے اللہ! اے تمام سلطنت کے مالک،
آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں
چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں
ذلیل کردیں، ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے،
بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ ۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝

(لقمٰن:۲۷)

## ترجمہ

(اللہ ﷻ کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں کہ) اگر جتنے درخت زمین بھر میں ہیں، ان سے قلم تیار کیے جائیں اور یہ جو سمندر ہیں ان کو، اس کے علاوہ مزید سات سمندروں کو ان قلموں کے لئے بطور سیاہی کے استعمال کیا جائے اور پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ ﷻ کے کمالات (تعریف، عظمت، شان، کبریائی اور خوبیاں) لکھنی شروع کی جائیں تو سب قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں لیکن اللہ ﷻ کے کمالات کا بیان پورا نہ ہوگا، بے شک اللہ ﷻ زبردست اور حکمت والا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ط
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٥

(سورہ الروم:۲۷)

❁ ترجمہ ❁

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہی ہے جو اوّل بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اُس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان وزمین میں اُسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ط
يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لا
وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ٥

(الطلاق:۱۲)

❁❁❁

## ❁ ترجمہ ❁

اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے پیدا کئے سات آسمان اور سات زمینیں اللہ تعالیٰ کے احکام ان کے درمیان اُترتے ہیں، یہ اس لئے تا کہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ جل شانہٗ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم کے اعتبار سے گھیر رکھا ہے۔

## حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بستی پر گزر

الحمدللہ! اللہ جل شانہٗ زبردست طاقت اور قدرت والا ہے، ہر چیز پر قادر ہے۔ حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیت المقدس سے گزر ہوا، جسے بخت نصر نے توڑ دیا تھا فرمانے لگے:

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ قف وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى

الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(البقرة: ۲۵۹)

ترجمہ: کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس بستی (کے مردوں) ان کے مرنے کے بعد کس کیفیت سے زندہ کریں گے، سو اللہ تعالیٰ نے اُن کو سو برس تک مردہ رکھا، پھر اس کو زندہ کر اُٹھایا (اور پھر) پوچھا کہ تو کتنی مدت اس حالت میں رہا، اُس نے جواب دیا کہ ایک دِن رہا ہوں گا یا ایک دِن سے بھی کم، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو سو برس رہا ہے، تو اپنے کھانے (کی چیز) اور پینے (کی چیز) کو دیکھ لے کہ نہیں سڑی گلی اور (دوسرے) اپنے گدھے کی طرف نظر کر اور تا کہ ہم تجھ کو ایک نظیر لوگوں کے لئے بنا دیں اور (اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کر کہ ہم اُن کو کس طرح ترکیب دیئے دیتے ہیں، پھر اُن پر گوشت چڑھائے دیتے ہیں، پھر جب یہ سب کیفیت اس شخص (حضرت عزیرؑ) کو واضح ہو گئی تو کہہ اُٹھا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

اللہ جل شانہٗ نے حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آرام کرنے کا تقاضا پیدا فرمایا، درخت کے نیچے گدھے کو باندھا، کھانے کو ساتھ رکھا، لیٹے تو اللہ جل شانہٗ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے روح کو نکال لیا، سو برس تک موت طاری رہی۔ پھر کھڑا فرمایا سو برس کے بعد..... بتاؤ کتنا ٹھہرے ہو؟..... یا اللہ! ایک دِن،

پھر سورج کو دیکھا ڈھلنے والا تھا، عرض کیا! نہیں، آدھا دِن۔ اللہ جل شانۂ نے فرمایا! نہیں، ایک سو برس تو یہاں سویا ہے۔ اپنے کھانے کو دیکھ لو، پانی کو دیکھ لو، کھانا گرم ہے، پانی ٹھنڈا ہے، سو برس ہو گئے، کھانے کو کوئی چیز خراب نہیں کر سکی، اللہ پاک کا امر ہے، ریفریجریٹر کے بغیر، برف کے بغیر، پانی ٹھنڈا ہے اور ساری دُنیا کے اسباب سو برس چل رہے ہیں، لیکن اللہ جل شانۂ کا امر اس کھانے کو ڈھکے ہوئے ہے۔ اللہ جل شانۂ ہر چیز پر قادر ہے، وہ زبردست قدرت والا ہے۔

سو برس میں کھانا خراب نہیں ہوا اور گدھے کو دیکھو، اُس کی ہڈیاں دیکھو، اُس کا کچھ بھی نہیں بچا۔ گدھا..... جو کئی سال زندہ رہ سکتا ہے، وہ مٹی بن چکا ہے ..... اور کھانا جو خراب ہونے والی چیز ہے، وہ موجود پڑا ہے۔ اللہ جل شانۂ زبردست قدرت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ اب دیکھو! اب دیکھو، میں اسے کیسے زندہ کرتا ہوں۔ اب گدھے پر اللہ جل شانۂ کا امر متوجہ ہوا، ہڈیاں زمین سے اُگتی چلی گئیں اور کھڑا ہو کر ڈھانچا بنتا چلا گیا اور اس میں گوشت آتا چلا گیا اور چاروں طرف سے جو کھال کے ذرات زمین میں ختم ہو چکے تھے، وہ اُڑ اُڑ کے اس کے جسم پر لگنے شروع ہو گئے۔ آن کی آن میں حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے گدھا کان ہلاتا ہوا کھڑا ہو گیا اور آواز نکال رہا ہے۔

اللہ جل شانۂ نے فرمایا کہ اب جاؤ اِس بستی کو دیکھو، جس کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ کیسے زندہ ہوں گے؟ جب تشریف لائے تو دیکھا کہ بیت المقدس آباد تھا،

سو برس گزر چکے تھے۔ بے شک اللہ جل شانۂ ہر چیز پر قادر ہے۔

## اصحابِ کہف کا قصہ

اللہ جل شانۂ نے تین سو برس اصحابِ کہف کو اپنی قدرتِ کاملہ سے سلائے رکھا۔ اصحابِ کہف چند نوجوان تھے، وہ اللہ پاک پر ایمان لائے۔ اللہ سبحانۂ وتعالیٰ فرماتا ہے:

**اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى**

(الکھف: ۱۳)

ترجمہ: وہ چند نوجوان تھے جو اپنے ربّ پر ایمان لائے تھے
اور ہم نے اُن کی ہدایت میں اور ترقی کر دی تھی۔

اصحابِ کہف نے لا الہ الا اللہ والی زندگی اختیار کی..... کافر بادشاہ نے بلایا اور یوں کہا! اگر کلمے کو نہیں چھوڑو گے تو تم سب کو قتل کردوں گا..... ایک رات کی مہلت دی اور خود کہیں چلا گیا..... یہ سارے نوجوان اکٹھے ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ ایمان بچانا سب سے ضروری ہے..... وہ وہاں سے نکلے..... راستے میں ایک چرواہا ملا، کہنے لگا بھائی کہاں جا رہے ہو؟..... اُنہوں نے کہا! ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایک مان چکے ہیں اور اِس پر ایمان لا چکے ہیں..... یہ بستی والے ہمیں رہنے نہیں دیتے، اس لئے ہم اللہ جل شانۂ کے لئے یہاں سے ہجرت کر رہے ہیں..... اُس نے بھی بکریاں وہیں چھوڑ دیں اور اُن کے ساتھ چل دیا۔

ایمان کو بچا کر نکلے..... ایک غار میں چلے گئے..... اللہ جل شانہٗ اب اپنی قدرت کو ظاہر فرما رہے ہیں، اُن سب کو سلا دیا..... ایک سال، دو سال، دس سال نہیں سوئے، بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

**وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ○**

**(الکھف: ۲۵)**

اور وہ لوگ اپنے غار میں (نیند کی حالت میں) تین سو برس تک رہے
اور نو برس اوپر اور رہے۔

آدمی زیادہ سے زیادہ کتنا سو سکتا ہے؟..... لیکن آخر بھوک لگے گی تو اُٹھے گا..... پیشاب کا زور ہوگا تو اُٹھے گا..... حاجت کا تقاضا ہوگا تو اُٹھے گا..... لیکن، اللہ اکبر..... اللہ جل شانہٗ اپنی قدرتِ کاملہ کا مظاہرہ دکھا رہا ہے..... تین سو برس تک سلائے رکھا..... ان کی کروٹیں بھی بدل رہے ہیں، کبھی دائیں طرف، کبھی بائیں طرف..... تین سو برس پیشاب نہیں آیا، کس نے پیشاب کو روکا؟..... تین سو برس میں حاجت نہیں ہوئی، کون ہے روکنے والا؟..... تین سو برس میں بھوک نہیں لگی، کس نے بھوک کو مٹا دیا..... تین سو برس میں سوئے، تھکے نہیں..... کس نے ان کی تھکاوٹ کو دور کیا..... تین سو برس سوئے رہے اور پسلیوں میں درد نہیں ہوا، کس نے درد کو ہٹایا؟..... تین سو برس میں کسی حشرات الارض نے نہیں کاٹا، کس ذاتِ عالی نے اُنہیں روکا؟..... تین سو برس میں کوئی درندہ جانور اُنہیں کھانے نہیں آیا، کون سی

قدرت نے اُنہیں پیچھے دھکا دیا؟.....اللہ اکبر

اللہ جل شانہٗ زبردست قدرت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اصحابِ کہف کو تین سو برس سلایا اور اُن کی حفاظت فرمائی، پھر تین سو برس سلانے کے بعد اُٹھایا، اُن میں سے ایک بولا!..... کتنا عرصہ سوئے.....ایک بولا!.....ایک دِن..... دوسرا بولا! نہیں آدھا دِن..... تین سو برس میں ان کے بال نہیں بڑھے، ناخن نہیں بڑھے، کپڑے پرانے نہیں ہوئے..... کتا باہر بیٹھا سو رہا ہے..... وہاں سے فوجیں گزر رہی ہیں..... سارے ملک میں ان کو تلاش کیا جارہا ہے..... اللہ جل شانہٗ نے مخلوق کی نگاہوں پر پردہ ڈال دیا.....اللہ جل شانہٗ نے جب اصحابِ کہف کو نیند سے اُٹھایا تو اُنہیں معلوم ہی نہ تھا کہ ہم کتنا عرصہ سوئے ہیں۔

ہمارے دلوں کا یہ یقین بن جائے کہ آج تک جو کچھ ہوا، وہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہوا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہو رہا ہے اور آئندہ جو کچھ ہوگا، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

(التکویر: ۲۹)

ترجمہ: اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ ربّ العالمین چاہے۔

یہ ایمان ویقین اپنے دلوں میں بھی بٹھانا ہے کہ کرنے والی ذات صرف

اللہ جل شانہٗ کی ذات ہے اور اسی یقین کی دعوت سارے عالم کے انسانوں تک پہنچانی ہے نیز کامیابی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اپنے پیارے حبیب، حضرت محمد ﷺ والے اعمال عطا فرمائے ہیں۔

الحمدللہ! قرآن وحدیث سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ پہلی امتوں میں جب بگاڑ آتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے نبی بھیجتے، جو لوگ اپنے وقت کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات کو مان لیا کرتے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ان کو کامیاب فرما دیتے اور جو لوگ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بات کو نہ مانتے تو اللہ جل جلالہٗ ان کو ناکام فرما دیتے۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل آپ ﷺ والا کام (کارِ نبوت) ہر مسلمان (مرد وعورت) کے ذمہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے، آپ ﷺ والا کام، ہمارا کام ہے۔ آپ ﷺ والے کام کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد و نصرت ہمارے ساتھ ہوگی اور وہ پاک ربّ راضی ہو کر دُنیا و آخرت میں عزتیں عطا فرمائے گا۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ والی پاکیزہ محنت کے لئے جو مسلمان مرد اور عورت) اپنی جان، مال اور وقت لگا رہا ہے، وہ اپنا اور ساری امت کا فائدہ کر رہا ہے، لیکن جو مسلمان اس جد وجہد میں نہیں لگا ہوا، وہ اپنا اور پوری امت کا نقصان کر رہا ہے۔ امت مسلمہ نے سب سے بڑا جرم یہ کیا کہ دُنیا کے سارے کاموں کو اپنا کام سمجھا، لیکن آقائے نامدار، سیّد الانبیاء والمرسلین،

رحمۃ للعالمین ﷺ والے کام کو اپنا کام نہیں سمجھا ..... ہمیں اس جرمِ عظیم پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہئے اور اپنے آقا ﷺ والی محنت (دعوت الی اللہ) کو اپنی زندگی کا مقصد بنانا چاہئے۔

حضور اقدس ﷺ اور آپ ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے دین کو زندہ کرنے کے لئے اپنا سب کچھ لگا دیا، اس کے برعکس ہم دُنیا اور اس کی چیزوں کی مشغولی کی وجہ سے اپنے آقا، رحمۃ للعالمین ﷺ کے کام کو ہی بھول گئے، جس کی وجہ سے امت مسلمہ مختلف مصائب اور مشکلات میں مبتلا ہوگئی ہے، باوجود اس کے کہ ہماری تعداد بہت ہے اور مال و اسباب کی فراوانی ہے۔ ہمیں بھولنا نہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے ہم پر احسانِ عظیم فرمایا کہ اُس پاک ذات نے ہمیں سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل آپ ﷺ والی عالمی محنت عطا فرمائی اور تمام اقوامِ عالم کی قیادت کے منصب پر فائز فرمایا ہے۔ ساری انسانیت ہدایت پر آجائے اور ساری دُنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے، یہ صرف اور صرف رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ والی عالمی محنت سے ہی ممکن ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں آپ ﷺ والی محنت کو سیکھنا ہوگا اور آپ ﷺ والی محنت کو پوری امت میں زندہ کرنے کی محنت اور جدوجہد میں لگنا ہوگا تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام اور آپ ﷺ کے نورانی طریقے ہمارے جسموں میں، ہمارے گھروں میں، ہمارے خاندانوں میں، ہمارے

معاشرہ میں ، ہمارے ملکوں میں ، بلکہ ساری دُنیا میں زندہ ہو جائیں ۔ جب ہم اپنے آقا، حضور اقدس ﷺ والی پاکیزہ فکر کو اپنی فکر بنائیں گے کہ ساری دُنیا کے انسان جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والے بن جائیں اور اس سلسلہ میں محنت و کوشش کریں گے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ خوش ہو کر اپنی قدرتِ کاملہ سے ہمیں ، ہماری اولادوں کو، ہماری نسلوں کو، پوری امت کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی ہدایت عطا فرمائے گا۔ (انشاءاللہ العزیز)

اللہ تبارک وتعالیٰ امت مسلمہ کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب، حضرت محمد ﷺ کی سچی محبت اور اپنے دین کی عالی محنت کے لئے عافیت کے ساتھ قبول فرمائے، ساری انسانیت کا کامل ہدایت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ